السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی زوجہ مدخولہ کو ایک طلاق دی یکم شعبان ۱۳۳۱ھ کو اور دوسری طلاق دی پانچ ماہِ رمضان المبارک سنہ مذکورہ کو، پھر ماہِ شوال سنہ مذکورہ میں رجوع ہوگیا، یعنی عدت کے اندر پھر بارہ ماہِ ذیقعدۃ سنہ مذکورہ میں تنازع ہوا، ایک طلاق دے دی۔ عورت نے کہا : مجھ کو لوگ کہتے ہیں : طلاق تین لو اور کاغذ پر درج کرالو۔ زید نے تین طلاق دے دی۔ ۱۷ ذی الحجہ سنہ مذکور کو ایک مرتبہ ایک وقت میں اور کاغذ میں کچھ لکھ دیا کہ تین طلاق۔ اب زید اس صورت میں رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے، اس لیے کہ اس صورت میں صرف دو ہی طلاقیں پڑیں۔ ایک وہ جو یکم شعبان کو دی اور دوسری وہ جو ۱۲ ذی القعدہ کو دی۔ پس یہی دو طلاقیں پڑیں اور وہ طلاق جو ۵ رمضان المبارک کو دی اور وہ تین طلاقیں جو ۱۷ ذی الحجہ کو دیں، ان میں سے کوئی بھی نہیں پڑی، پس چونکہ اس صورت میں دو ہی طلاقیں پڑیں اور دو طلاق کے بعد عدت کے اندر رجوع ہو سکتا ہے، لہٰذا زید اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے، ہاں اگر تین طلاقیں پڑ گئی ہوتیں تو رجوع نہیں ہو سکتا تھا۔

الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ ... سورة البقرة ۲۲۹

(یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے)

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمسِكوهُنَّ بِمَعروفٍ أَو سَرِّحوهُنَّ بِمَعروفٍ وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ فَقَد ظَلَمَ نَفسَهُ ... سورة البقرة ۲۳۱

’’اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 530

محدث فتویٰ